لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بزمِ خطباء

ٹیلی گرام چینل

29 1 2025

ماہِ شعبان کی فضیلت

29 رجب المرجب

سلسلہ نمبر 98

مُحمّد انصار ابنِ مُحمّد مفید عالم

امام وخطیب مدینہ مسجد مبارک پور دہلی ۱۱۰۰۸۶

jumekakhutba123

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین محمد وآلہ وصحبہ اجمعین اما بعد:
فقد قال اللہ تعالی فی القرآن المجید والفرقان الحمید:
اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم ۝
اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓى اِثْمًا عَظِيْمًا
وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم شَعْبَانُ شَهْرِیْ وَرَمَضَانُ شَهْرُ اللّٰهِ۔

محترم المقام قابل احترام!
شعبان المعظم کا مہینہ بہت بابرکت مہینہ ہے۔
اسکی فضیلت کے لئے یہی کیا کم ہے کہ وہ رجب اور رمضان جیسے عظیم مہینوں کے درمیان واقع ہوتا ہے، اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں برکت کی دعا بھی فرمائی ہے۔
حدیث شریف میں آیا ہے کہ رجب کے مہینہ کا چاند دیکھ کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا فرماتے تھے: اللھم بارک لنا فی رجب وشعبان وبلغنا رمضان۔ اے اللہ ہمارے لئے رجب و شعبان کو مبارک بنا اور ہمارے لئے ہمیں رمضان تک پہونچا۔ اس سے معلوم ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو رجب ہی سے رمضان المبارک کا انتظار و اشتیاق شروع ہو جاتا تھا۔ اور شعبان کا مہینہ تو رجب اور رمضان کے درمیان کا مہینہ ہے اس میں تو اور انتظار ہوتا تھا۔ شعبان کا مہینہ اسلامی سال کا آٹھواں مہینہ ہے اس مہینے کو اللہ تعالی نے بہت سی فضیلتیں عطا فرمائی ہے۔ جسکی عظیم وجہ تو یہ معلوم ہوتی ہے کہ اس میں رمضان کے روزوں تراویح اور دیگر عبادتوں کی تیاری کا موقع ملتا ہے تین مہینے ایک کے بعد ایک آتے ہیں، رجب شعبان اور رمضان اور ان تینوں کی فضیلت وارد ہے۔ رجب کے مہینے کی فضیلت کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ محترم مہینوں میں داخل شامل ہے۔ شعبان کے مہینے کی فضیلت اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگی کہ اس مہینے کی نسبت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی جانب فرمائی ہے اور رمضان کے مہینے کی فضیلت تو ہے ہی۔

Date ....

دوستوں! امام ترمذیؒ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی ماہ میں اسقدر روزے رکھتے نہیں دیکھا جتنا کہ شعبان میں، آپ اس مہینے میں اکثر روزہ رکھتے تھے بلکہ پورا مہینہ ہی رکھتے تھے۔ ایک دوسری حدیث میں آتا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب روزے رکھنا شروع فرماتے تو ہم کہتے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اب روزہ رکھنا ختم نہ کریں گے، اور جب کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ نہ رکھنے پر آتے تو ہم یہ کہتے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اب روزہ کبھی نہ رکھیں گے۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو رمضان شریف کے علاوہ کسی اور مہینہ کے مکمل روزے رکھتے نہیں دیکھا اور میں نے آنحضرت کو شعبان کے علاوہ کسی اور مہینہ میں کثرت سے روزہ رکھتے نہیں دیکھا
(صحیح البخاری/1949)

جامع الترمذی میں روایت ہے۔ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ إِذَا بَقِيَ نِصْفٌ مِنْ شَعْبَانَ فَلَا تَصُومُوا (جامع الترمذی/738)
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب شعبان کا مہینہ آدھا رہ جائے تو روزہ نہ رکھا کرو۔

اس جیسی روایت کے پیش نظر فقہاء کرام نے پندرہ شعبان کے بعد روزہ رکھنا مکروہ قرار دیا ہے۔ البتہ چند صورتوں کو مستثنیٰ فرمایا ہے کہ ان میں پندرہ شعبان کے بعد روزہ رکھنے میں کوئی حرج نہیں! وہ صورتیں یہ ہیں!

1) کسی کے ذمہ قضاء روزے ہوں یا واجب (کفارہ وغیرہ) کے روزے ہوں اور وہ انہیں ان ایام میں رکھنا چاہتا ہو۔
2) ایسا شخص جو شروع شعبان سے روزے رکھتا چلا آرہا ہو۔
3) ایسا شخص کہ جس کی عادت یہ ہے کہ مخصوص دنوں یا تاریخوں کے روزہ رکھتا ہے، اب وہ دن یا تاریخ شعبان کے آخری دنوں میں آرہی ہے تو روزہ رکھنے میں کوئی حرج نہیں۔ بشرطیکہ ایسی کمزوری کا خطرہ نہ ہو کہ جس سے رمضان کے روزوں کا حرج ہونے کا اندیشہ ہو۔
(درس ترمذی/2/579)

Spiral

Date ....

نصف شعبان کے بعد روزہ کی کراہیت کی وجہ کیا ہے ؟
حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں ۔ میرا اپنا ذوق یہ کہتا ہے کہ رمضان شریف میں جو جاگنا ہو گا اس شب کا جاگنا اس کا نمونہ ہے ۔ اور یہ صوم ایام رمضان شریف کا نمونہ ہے بس دونوں نمونے رمضان کے ہیں ان نمونوں سے اصل کی ہمت ہو جاوے گی ، پھر اس صوم کے بعد جو صوم سے منع فرمایا ﷺ اس میں حقیقت میں رمضان کی تیاری کے لئے فرمایا ہے کہ جب شعبان آدھا ہو جائے تو روزہ مت رکھو، مطلب یہ کہ سامان شروع کرو رمضان کا یعنی کھاؤ پیو اور رمضان کے لئے تیار ہو جاؤ ۔ اور یہ امید رکھو کہ روزے آسان ہو جائیں گے ۔
(خطبات حکیم الامت ۳۹۱/۷)

شعبان کی پندرھویں رات شب برات ۔

حدیث ۱) ماہ شعبان کی پندرھویں رات بہت فضیلت والی رات ہے ۔
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک رات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ۔ اے عائشہ کیا تمہیں معلوم ہے کہ یہ کون سی رات ہے ؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ یہ شعبان کی پندرھویں رات ہے ۔ اس رات میں اللہ رب العزت اپنے بندوں پر نظر رحمت فرماتے ہیں ، بخشش چاہنے والوں کو بخش دیتے ہیں ، رحم چاہنے والوں پر رحم فرماتے ہیں ، اور بغض رکھنے والوں کو ان کے حال پر چھوڑ دیتے ہیں ،
(شعب الایمان ۳۵۵۴)

حدیث نمبر ۲ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرھویں رات آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتے ہیں ، اس رات ہر ایک کی مغفرت کر دی جاتی ہے سوائے اس شخص کے جو اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانے والا ہو ۔ یا وہ شخص جس کے دل میں کسی مسلمان کے خلاف کینہ بھرا ہوا ہو ۔
(شعب الایمان بیہقی ۳۵۴۶)

Date ....

حدیث نمبر ۳ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت فرماتی ہے کہ آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے عائشہ کیا تمہیں معلوم ہے کہ اس رات یعنی شعبان کی پندرھویں رات میں کیا ہوتا ہے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں کیا ہوتا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا اس سال جتنے انسان پیدا ہونے والے ہوتے ہیں وہ اس رات میں لکھ دیئے جاتے ہیں اور جتنے لوگ اس سال مرنے والے ہوتے ہیں وہ بھی اس رات میں لکھ دیئے جاتے ہیں۔ اس رات بنی آدم کے اعمال اٹھائے جاتے ہیں اور اسی رات میں لوگوں کی مقررہ روزی اترتی ہے۔

تنبیہ۔ اس حدیث سے تو معلوم ہوتا ہے کہ شب برات میں آنے والے سال میں پیدا ہونے والے اور مرنے والے انسانوں کے نام وغیرہ اس رات میں لکھے جاتے ہیں جبکہ یہ چیزیں تو لوح محفوظ میں لکھی جا چکی ہیں پھر لکھنے کا کیا مطلب؟

جواب یہ ہے کہ اس رات میں لکھنے سے مراد یہ ہے کہ لوح محفوظ سے فہرستیں لکھ کر ان امور سے متعلقہ فرشتوں کے سپرد کی جاتی ہے۔

ایک جگہ ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت جبرئیل علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا یہ شعبان کی پندرھویں رات ہے اس رات اللہ تعالیٰ قبیلہ کلب کی بکریوں کے بالوں کے برابر لوگوں کو جہنم سے آزاد فرماتا ہے لیکن اس رات مشرک، اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنے والا، کینہ رکھنے والا، قطع رحمی کرنے والا، ازار ٹخنوں سے نیچے رکھنے والا، ماں باپ کا نافرمان، اور شراب کا عادی شخص ان لوگوں کی طرف اللہ تعالیٰ اس رات میں بھی نظر رحمت نہیں فرماتے۔ ہاں اگر کوئی شخص سچے دل سے توبہ کرلے اور اپنے گناہوں کی معافی مانگ لے تو اللہ تعالیٰ معاف کردے گا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس مقدس رات کی قدر کی توفیق عطا فرمائیں۔

محمد الیاس

دلیم

Spiral